(حصہ دوم)

سوال 2:

آب و ہوا کے انسانی زندگی پر اثرات:

آب و ہوا:

کسی علاقے کی لمبے عرصے تک موسموں کی اوسط کیفیت کو آب و ہوا کہتے ہیں۔

انسانی زندگی پر اثرات:

آب و ہوا انسانی زندگی پر کافی نمایاں اثرات مرتب

کرتی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں

اثرات:

1: **جسامت:**

آب و ہوا انسان کی جسامت پر اثر انداز ہوتی ہے سرد علاقوں میں رہنے والے لوگ چست، جفاکش اور سرخ و سفید ہوتے ہیں جبکہ گرم آب و ہوا والے سانولی رنگت، پست قد ہوتے ہیں

2: **خوراک:**

گرم علاقے کے لوگ گرم ٹھنڈی اشیاء کھاتے ہیں جن میں دودھ، دہی، لسی، دالیں اور سبزیاں جبکہ گرم علاقوں کے لوگ گوشت، انڈے وغیرہ استعمال کرتے ہیں

3: **آبادی:**

گرم علاقے میں زندگی کی

سہولیات ہونے کی وجہ سے گنجان آباد ہوتے ہیں جبکہ سرد علاقے میں کم آبادی پائی جاتی ہے۔

گھروں کی تعمیر میں فرق:

سرد علاقوں میں گھر اکثر بند ہوتے ہیں تاکہ ہوا کا آنا جانا نہ ہو جبکہ گرم علاقوں میں لوگوں کے گھر کھلے اور ہوا دار ہوتے ہیں۔

معمولاتِ زندگی:

گرم علاقوں میں سرکاری دفاتر اور تعلیمی اداروں کی دفاتر تعطیلات گرمی میں ہوتی ہے۔ لوگ دوپہر کو گھروں میں پناہ لیتے ہیں جبکہ سرد آب و ہوا والے لوگ سردیوں میں تعطیلات دیتے ہیں اور برف باری کے باعث کاروبارِ زندگی سست ہو جاتا ہے۔

6

↔

سوال 1:

مسلم لیگ کا قیام:

پس منظر:

جب مسلمانوں کا شملہ وفد کا وائسرائے سے ملاقات ہو گئی تو مسلمان رہنماؤں کو اب مسلمانوں کی الگ سیاسی جماعت کی ضرورت تھی۔ نواب محسن الملک نے مشورہ دیا کہ مسلمانوں کے ڈھاکے کے اجلاس کے بعد ایک مسلمان کا نفیڈیشن کی بنیاد رکھی جائے۔

1906 میں ڈھاکہ میں اجلاس:

1906 میں ڈھاکہ کے مقام پر مسلمان رہنماؤں نے مل ایک سیاسی جماعت کی بنیاد رکھی۔

خطبے کی صدارت:

اس کی صدارت نواب وقار الملک نے کی۔

مسلم لیگ کے قیام کے بنیادی مقاصد:

مسلمانوں کے انگریزوں کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کی کوشش اور انگریزوں کو مسلمان کی وفاداری اور ایمانداری کا احساس دلوانا

انگریزی حکومت کے سامنے مسلمانوں کے نقطہ نظر کو موثر انداز میں پیش کرنا

ان مقاصد کو نقصان پہنچائے بغیر مسلمانوں کے دلوں میں دوسروں قوموں کے بارے میں منفی جذبات اور اختلافات کو ختم کرنا۔

مسلم لیگ کا آئین و سیکرٹری اور صدر کا تعینات:

1908ء میں مسلم لیگ کا آئین مرتب کیا گیا۔ نواب وقار الملک اور نواب محسن الملک کو جائنٹ سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ جبکہ محمد آغا خان کو مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا گیا۔

سوال 4:

پاکستان کی خارجہ پالیسی:

خارجہ پالیسی:

خارجہ پالیسی ملک کی
اس پالیسی کا نام ہے جس میں اپنا ملک دوسرے
ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی
کوشش کرنا۔ خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول۔

"کوئی ملک مستقبل کا دوست یا دشمن"
نہیں ہوتا بلکہ مستقل رہنے والی چیز قومی مفاد ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی: پاکستان کی

خارجہ پالیسی ملکی مفادات کو دیکھ کر تشکیل دی گئی ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول:

- قومی سالمیت، خودمختاری اور آزادی کا تحفظ
- دوسروں کی آزادی، خودمختاری اور اقتدار اعلیٰ کا احترام
- اقوام متحدہ کے منشور کی بالادستی۔
- دوسرے ممالک کی اندرونی معاملات میں دخل اندازی سے گریز۔
- بین الاقوامی سطح پر امن اور سلامتی کے فروغ کے لیے اقدامات
- تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی کوشش
- بین الاقوامی اصولوں کی سختی سے پابندی۔

جائزہ:

وقت کے ساتھ ملکی مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے خارجہ پالیسی میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ کیونکہ خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد ملکی مفاد ہے۔

↔

سوال 6:

پاکستان کی صنعت کو درپیش مسائل:

ہماری ملک میں صنعت پسماندہ ہے اور اس کی مختلف وجوہات ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں.

توانائی کے ذرائع کی کمی:

ہمارے ملک میں صنعتوں کو چلانے کیلئے جو بنیادی معدنیات اور توانائی کے ذرائع کی ضرورت ہوتی ہیں. اسکی کمی ہے:

مثال:

اچھی قسم کا لوہا، بجلی اور پانی کے وافر ذرائع، اچھی قسم کا کوئلہ، معدنی تیل اور پٹرولیم وغیرہ

تربیت یافتہ افراد کی کمی:

ہمارے پاس اسے تربیت یافتہ افراد کی بھی کمی جو صنعتی ترقی کو بحال کر سکیں۔

تکنیکی تعلیم کی کمی:

پاکستان میں تکنیکی تعلیم اور مہارت کی کمی ہے جسکی وجہ سے صنعتی نظام پسماندہ ہو چکا ہے۔

حکومت کی قومیانے کی پالیسی:

حکومت میں 1972 میں بہت سی صنعتوں کی قومی تحویل میں لے لیا جس کی بدولت صنعتکاروں کی حوصلہ شکنی ہوئی

پاکستانی روپے کی قدر کم ہونا:

پاکستان کا روپیہ بین الاقوامی سطح سے مقابلے میں دن بدن گرتا جا رہا ہے۔ جسکی وجہ سے جدید آلات ، فاضل پرزے وغیرہ مہنگے ہو رہے۔

سرمائے کا فقدان:

صنعتی ترقی کیلئے سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں ایسے ادارے بہت کم ہیں جو

سرمایے کی فراہمی کے ذرائع فراہم کریں

سوال 7:

مغربی طرز جمہوریت:

مغربی طرز جمہوریت سے مراد ہے اکثریت کی رائے کا احترام اور اقلیت کی رائے کو نظر انداز کیا جائے۔

پس منظر:

ہندوؤں نے اپنی عددی برتری کا بھرپور فائدہ اٹھایا اور انگریزوں سے ہندوستان میں مغربی طرز جمہوریت رائج کرنے کا مطالبہ کیا۔

مسلمان کی مخالفت:

مسلمانوں نے اس کی سخت مخالفت کی کہ بغیر کسی رد و بدل کے مغربی طرز جمہوریت

ہندوستان میں رائج نہیں ہو سکتا۔

ہندوستان میں رائج نہ ہونے کی وجوہات

اگر ہندوستان میں مغربی طرزِ جمہوریت رائج ہو جاتا تو جیسا کہ ہندوستان میں دو بڑی قومیں آباد ہیں جن میں سے ہندو اکثریت اور مسلمان اقلیت ہیں۔ اگر یہاں مغربی طرزِ جمہوریت رائج ہو جائے ہندو ہمیشہ اپنی عددی برتری کی بنا پر مسلمانوں پر حکومت کرتے رہیں۔ اور مسلمان ہمیشہ کے لیے ایک غیر مؤثر اقلیت بن کر رہ جائیں گے۔

جائزہ:

لہذا ان وجوہات کی بنا پر کبھی بھی یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ خالصتاً مغربی طرزِ جمہوریت ہندوستان میں رائج ہو جائے۔

↔

6

سوال 5:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں رفاہ عامہ کے لیے اقدامات:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی حکومت کی حد بلاد قیصر و کسریٰ کے علاقوں تک پہنچائی وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے ایک بہترین نظام حکومت بھی متعارف کروایا جو آج بھی قابل تقلید ہے۔

1۔ محتاجوں، معذوروں کی کفالت:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے محتاجوں، معذوروں اور دیگر غریب غرباء کے لیے وظائف مقرر کیے اور ان کی کفالت کی۔

2۔ پینشن کا نظام:

آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی مرتبہ پینشن کا نظام متعارف کروایا۔

3 **یتیم بچوں:** یتیم بچوں کے لیے وظائف مقرر کیے اور بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کا وظیفہ اس کے نام کر دیا جاتا اسکے علاوہ بیوا عورتوں کی بھی کفالت کی

مہمان خانے اور لنگر عام:

صوبوں میں مہمان خانے بنوائے۔ مدینہ میں لنگر عام ہوا کرتا جہاں لوگ آ کر کھانا کھاتے۔ آپ رضہ خود رات کو گلیوں میں گشت کرتے اور لوگوں کے حالات کا جائزہ لیتے۔

نہریں، زراعت و آبپاشی کو ترقی:

آپ رضہ نے زراعت کو ترقی دی نہریں کھدوائیں، آبپاشی کے نظام کو ترقی دی۔

مال کی تقسیم:

ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد جو رقم بچ جاتی وہ عوام میں تقسیم کر دی جاتی۔ اسکے علاوہ ہر طرح عوام کی خدمت کی جاتی

(حصہ سوم)

سوال 4:

- ← پاکستان محل وقوع
- ← ہمسایہ ممالک
- ← پہاڑی سلسلے
- ← محل وقوع کے لحاظ سے اہمیت
- ← بڑی طاقتوں کی ہمسائیگی
- ← وسطی ایشیاء کا دروازہ
- ← تیل اور گیس کے ذخائر ممالک تک رسائی
- ← دنیائے اسلام کا دل
- ← جائزہ

پاکستان کا محل وقوع

جنوبی ایشیاء پر واقع:

پاکستان جنوبی ایشیاء کے شمال مغربی حصے میں واقع ہے۔ یہ ایشیاء کا قطعہ کا جنوبی حصہ ہے۔

طول بلند مشرقی اور شمالی حصہ

پاکستان 61 تا 76 طول بلند مشرقی
اور 24 تا 36 بلند مشرقی حصے میں واقع ہے۔
یہ علاقہ خط سرطان سے اوپر واقع ہے۔

پہاڑی سلسلے:

پاکستان کے محل وقوع کے لحاظ سے شمال میں تین
اہم پہاڑی سلسلے کوہ ہمالیہ، کوہ قراقرم اور
کوہ ہندوکش گلے ہیں

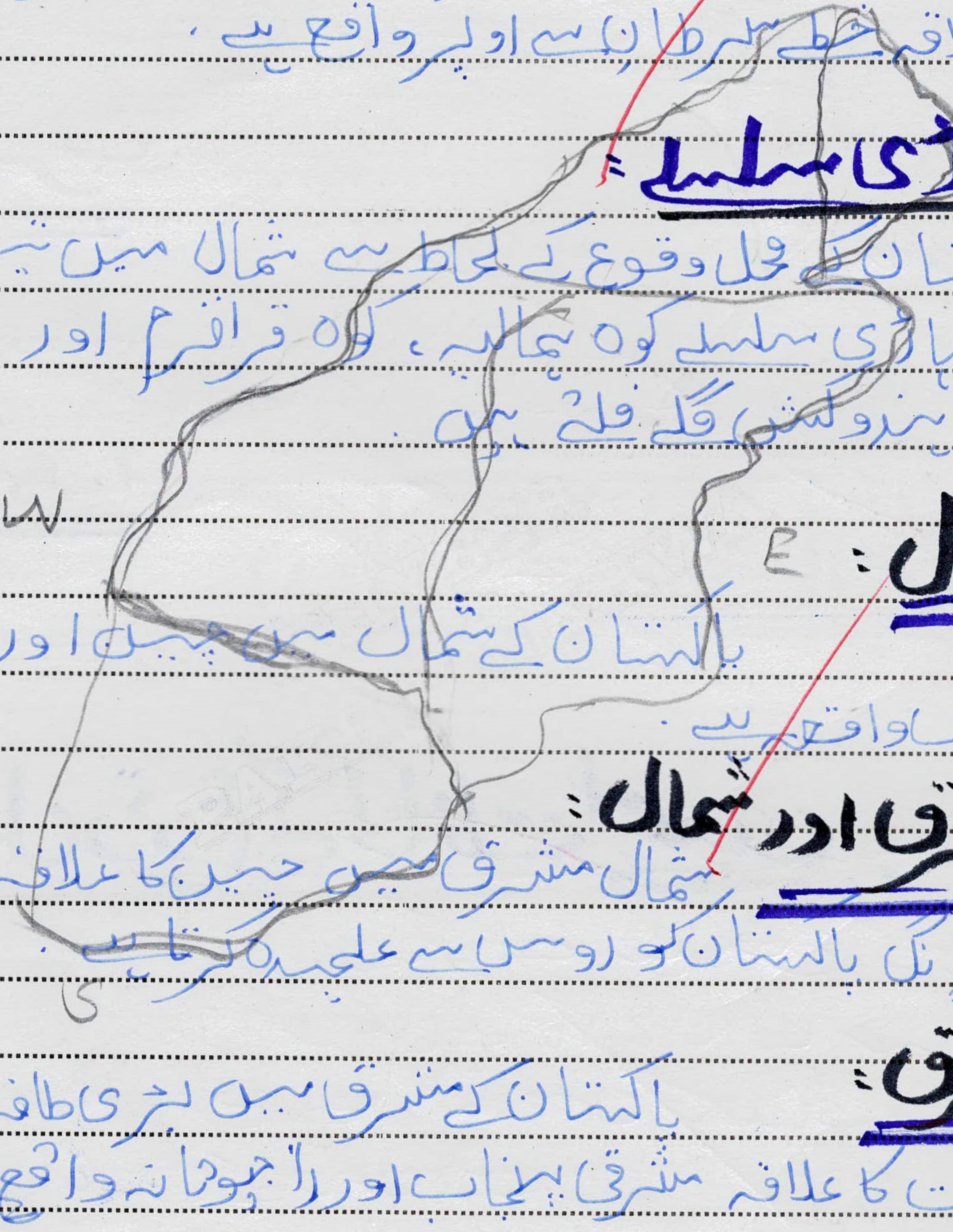

شمال:

پاکستان کے شمال میں چین اور
روس واقع ہے

مشرق اور شمال:

شمال مشرق میں چین کا علاقہ
پہتانک پاکستان کو روس سے علیحدہ کرتا ہے

مشرق:

پاکستان کے مشرق میں بڑی طاقت
بھارت کا علاقہ مشرقی پنجاب اور راجوستانہ واقع ہے۔

شمال مغرب:

شمال مغرب میں افغانستان واقع ہے۔ اور افغانستان میں واخان کی ایک پٹی پاکستان کو تاجکستان سے جدا کرتی ہے۔

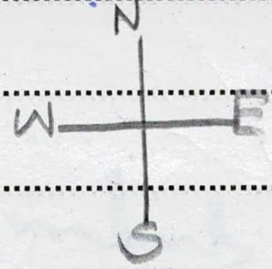

مغرب:

پاکستان کے مغرب میں اسلامی جمہوری ریاست ایران واقع ہے۔

جنوب:

پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے جو بر ہند کا شمالی حصہ۔

محل وقوع کے لحاظ سے اہمیت:

پاکستان کو اپنے محل وقوع کے لحاظ سے کافی اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان ایک حساس خطے میں واقع ہے۔ دنیا میں چند ہی مقامات اتنی اہمیت کے حامل ہیں۔

بڑی طاقتوں کی ہمسائیگی:

پاکستان کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان بڑی طاقتوں کا ہمسایہ ممالک ہے۔ پاکستان کے شمال مشرق میں چین واقع ہے۔ جبکہ مشرق میں بھارت واقع ہے ان بڑی ریاستوں کی ہمسائیگی پاکستان کی اہمیت کو بڑھا دیتی ہے۔

وسطی ایشیاء کا دروازہ:

پاکستان وسطی ایشیائی ریاستوں کو تجارت کے لیے راہداری (transit) کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ان تمام ممالک جس میں تاجکستان، ترکمنستان، ازبکستان، کرغزستان اور قازقستان شامل ہیں۔ ان سمیت افغانستان کو پاکستان بین الاقوامی تجارت کا راستہ فراہم کرتا کیونکہ یہ ممالک خشکی سے گھرے ہوئے ہیں اور انکی اپنی کوئی بندرگاہ نہیں ہے۔

دنیائے اسلام کا دل:

پاکستان اسلامی ممالک کے درمیان میں واقع ہے۔ جو مغرب میں مراکش سے لیکر مغرب میں انڈونیشیا کی سرحد تک پھیلا ہوا ہے۔ ان ممالک کے درمیان میں ہونا پاکستان کی اہمیت کو بڑھاتا ہے۔

تیل اور گیس کے ذخائر والے ممالک کی ہمسائیگی:

پاکستان کے شمال میں تیل اور گیس کے ذخائر سے مالا مال ممالک واقع ہیں۔ جو کہ دنیا میں تیل اور گیس کے دنیا بھر کے بڑے ذخائر مانے جاتے ہیں۔ پاکستان کی ان سے ہمسائیگی پاکستان کو بین الاقوامی اہمیت فراہم کرتی ہے۔

ایٹمی طاقت کی ہمسائیگی:

بھارت 1974 میں

ایٹمی طاقت بنا۔ اس وقت دنیا کی نظر پاکستان کے جوابی حملے کی طرف لگ گئی پاکستان نے دنیا بھر کے لالچ کو ترک کر کے 1998 میں چاغی کے مقام پر پانچ کامیاب ڈھماکے کیے۔ اور بین الاقوامی برادری کی طرف سے لگائی گئی پابندیوں کو گلے لگانا قبول کیا۔

انقلابِ ایران کے باعث اسکی اہمیت:

ایران میں پود یہم کی افزدگی کے باعث دنیا کی نظر ایران پر لگی ہوئی ہے۔ ایسے میں پاکستان کو ایران ہمسایہ ہونا نہایت اہمیت دلاتا ہے۔ انقلاب ایران کے کسی بھی کارگردی میں پاکستانی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

8

جائزہ:

لہذا ان سب باتوں سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستان دنیا کے انتہائی حساس خطے میں واقع ہے۔ اسکے علاقے پاکستان کو سیاحت کے حوالے سے بھی کافی اہمیت حاصل ہے۔ دنیا میں اپنا رنگ کر بعدلہ حصہ سب سے سب پارہ برف سے ڈھکا رہے۔ کے ٹو (K-2) دوسری بلند ترین چوٹی ہے۔

سوال : 3

- پاکستان کے شہریوں کے فرائض
- تعلیم کا حصول اور محنت
- ووٹ کا صحیح استعمال
- سماج کی خدمت
- قانون کا احترام اور بالادستی
- نسلی اور صوبائی تعصبات سے گریز
- ٹیکسوں کی ادائیگی
- ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو ترجیح

پاکستان کے شہریوں کے فرائض اور ذمے داریاں :

پاکستان کے شہریوں پر جہاں ان کے حقوق ہیں وہاں ان پر چند ذمے داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ جن کی بجاآوری سے ہی پاکستان ایک ترقی یافتہ ملک بن سکتا ہے۔

تعلیم کا حصول :

تعلیم کے حصول کا شمار

جہاں فرائض میں ہوتا ہے وہاں اس کو حقوق میں بھی شامل کیا گیا ہے۔ ایک شہری اچھی تعلیم حاصل کر کے ہی اپنے ملک کی ترقی میں مثبت کردار ادا کر سکتا ہے۔

سماج کی خدمت:

ایک جمہوری ملک میں تمام عوام پر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سماج کی خدمت کی جائے جتنا ممکن ہو ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لیے کوشاں رہے۔

ووٹ کا صحیح استعمال:

ایک فلاحی مملکت تب ہی بن سکتی ہے جب عوام اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کریں اور ایسے افراد کو منتخب کریں جو ملک و قوم کی ترقی کی راہیں ہموار کر سکے۔

قانون کی بالادستی:

قانون کی بالادستی ایک کامیاب حکومت کے لیے ضروری ہے۔ اگر ملک میں قانون

کی بالادستی کی جائے۔ عوام حکومت کے تمام قوانین کا احترام کرے تو ہی ملکی ترقی ممکن ہے۔

5 ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو ترجیح:

عوام اگر اپنے ذاتی مفادات پر قومی مفادات کو ترجیح دیں گے تو ہی ملک کو استحکام حاصل ہوگا۔ لہذا ہر شہری پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے ذاتی مفادات کے بجائے قومی مفادات کے لیے کوشاں رہے۔

6: ٹیکسوں کی ادائیگی:

اگر عوام حکومت کی طرف سے عائد ہونے والے ٹیکس ادا کریں گی تب بھی ملک کی فلاح و بہبود کے لیے کام ہو سکتا ہے۔ لہذا عوام کو چاہیے کہ ٹیکس ادا کریں تاکہ فلاحی ریاست قائم ہو سکے۔

7 **نسلی اور صوبائی تعصبات سے گریز:**

پاکستان کے ہر شہری کو چاہیے کہ اپنے ذات پات، اور دیگر تفرقات کو مٹا کر ایک ملک کے باشندے ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ یہ نسلی اور صوبائی تعصبات عوام میں پھوٹ اور انتشار کا باعث بنتی ہیں لہذا عوام کو اس سے گریز کرنا چاہیے۔

8 **حکومت سے وفاداری:**

حکومت سے وفاداری ہر شہری پر عائد ہوتی۔ حکومت کے خلاف غداری اور تمام ایسے عوامل کو ملک کی ترقی کا راستہ روک سکتے ہیں ایسے عوامل سے دور رہنا چاہیے۔ اور انصاف کا بول بالا کرنا چاہیے۔ اور ملک کی راہ کے رکاوٹوں کا ساتھ نہیں دینا چاہیے